گوشۂ فقہاء

امام ابوبکر الخصاف

تحریر: سعید احمد

نام ونسب:

آپ کا نام ابوبکر احمد بن عمر (بعض کے نزدیک عمرو) بن مہیر (بعض کے نزدیک مہران) الشیبانی ہے اور خصاف (۱) کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہیں خصاف اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جوتوں

۱۔ ان کی سوانح حیات کے بارے میں دیکھئے: الفہرست: ۳۰۴۔۳۰۵، طبقات الفقہاء (شیرازی)، ۱۱۸، الوافی بالوفیات (مخطوطہ) ج ۶ ورقہ ۱۱۰ آ۔ ۱۱۰ ب، (مطبوعہ): ج ۷/ ۲۶۶۔ ۲۶۷ (۳۳۳۳)، الجواہر المضیۃ: ۱/ ۸۷۔۸۸ (۱۶۱)، ۲/ ۳۶۹، ملخص تاریخ الاسلام (ذہبی) از حصکفی (مخطوطہ) مکتبۃ الاوقاف: (۵۸۸۸) ج ۲ ورقہ ۴۵ آ، الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۱/ ۴۸۴۔ ۴۸۵ (۲۷۲)، طبقات الفقہاء (المنسوب الی طاش کبری زادہ): ص ۴۴، اخبار قضاۃ بغداد از ابراہیم الدروبی (مخطوطہ): ص ۶۹ (۵۰)، طبقات اصحاب الحنفیہ از علی جلبی بن امر اللہ بن عبدالقادر الحمیدی الحنائی (مخطوطہ مکتبہ جامعہ براغ): ورقہ ۱۳ ب۔ ۱۴ آ، رسالۃ فی بیان السلف من العلماء الراسخین (مخطوطہ نامعلوم مصنف) مکتبہ الدراسات العلیا کلیۃ الآداب، جامعہ بغداد: ورقہ ۱۱ أ ۸ ب۔ الؤاء ۵ البھیۃ: ۲۹۔۳۰، تاج التراجم: ص ۷ (۱۲)، ص ۲۲، ۳۱، ۸۸، ۹۹، الکنی والالقاب (قمی): ۲/ ۱۸۷، الاکمال فی رفع الارتیاب: ۱۶۸۴، تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ: ۲/ ۵۴۹، تذکرۃ النوادر: ط52b (۴۴)، معجم المصنفین العربیۃ والمصریۃ: ۸۲۴ جامع التصانیف الحدیثۃ از سرکیس (یہ کتاب مشرقی ومغربی ممالک اور امریکہ میں ۲۶۔ ۱۹۲۰ء سے شائع ہو چکی ہے اور یہ معجم المطبوعات کے علاوہ ہے) ص ۸۸ (۷۷۶)، کشف الظنون: ۲۱، ۴۶، ۶۹۵، ۱۰۴۶، ۱۳۹۵، ۱۴۰۰، ۱۴۱۶، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ہدیۃ العارفین: ۱/ ۴۹، القاموس الاسلامی: ۲/ ۲۴۶، الاعلام: ۱/ ۱۷۸، مستدرک الاعلام: ۲۵۹ ۔ ۲۶۱ (جرمن): ایس ۱/ ۲۹۲، جی ۱/ ۱۷۳، از فؤاد سزگین: جی ایس ۱/ ۶۳۸ ـ ۶۳۶ ـ ۴۳۶، ان دونوں کتابوں میں دیگر حوالہ جات بھی ہیں۔

مزید برآں ان مخطوطات کی فہرست دیکھئے جو مصنف کی مخطوطہ کتب کے نسخوں پر مشتمل ہے، ان کی مخطوطہ کتب کو مقدمہ کے ''امام خصاف کی تصنیفات'' کے موضوع میں بیان کیا گیا ہے اور ان کتب کو دیکھئے جو ان کی تصنیفات سے نقل کی گئی ہیں، یہ کتب مقدمہ کے موضوع ''ادب القاضی کی اہمیت اور اس کی علمی قدر و قیمت'' اور موضوع'' وہ مخطوطہ نسخے جن پر تحقیق وتصحیح میں اعتماد کیا گیا'' میں بیان کی گئی ہیں۔

کا کاروبار کرتے تھے، اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔(۱)

ولادت ووفات:

تذکرہ نگاروں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی تھی، کحالۃ نے معجم المؤلفین (۲) میں اور زرکلی نے الاعلام (۳) میں اس ہجری سن کو ۸۷۵ عیسوی سن کے مقابل ثابت کیا ہے، اس کے برعکس بروکلمان (۴) اور فؤاد سزگین (۵) نے اس ہجری سن کو ۸۷۴ عیسوی سن کے مقابل بیان کیا ہے، چونکہ امام خصاف نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر پائی تھی (۶) اس لحاظ سے ان کی ولادت ۱۸۱ھ مطابق ۷۹۷ء میں ہوئی، جیسا کہ معجم المؤلفین میں بیان کیا گیا ہے۔(۷)

اساتذہ:

امام خصاف نے فقہ اپنے والد عمر بن مہیر (۸) سے پڑھی جنہوں نے امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام حسن بن زیاد سے تعلیم حاصل کی تھی۔

جن حضرات سے انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے وہ یہ ہیں: اپنے والد عمر بن مہری، ابو عاصم النبیل (الضحاک بن مخلد الشیبانی)، ہشام بن عبدالملک، ابراہیم بن بشار الرمادی، مسدد بن مسرہد، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، یحیٰ بن عبدالحمید الحمانی الواقدی، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، ابو معاویۃ الضریر، علی بن المدینی، معاذ بن اسد الخراسانی، حسین بن قاسم النخعی الکوفی، عمرو بن قاسم الکلابی، ابو عامر العقدی، محمد بن الفضل عارم، وھب بن جریر بن حازم، حسن بن عنبسہ الوراق، فضل بن دکین ابو نعیم، معلیٰ بن اسد، ابوعمرو حفص بن عمر الضریر، عمرو بن عون الواسطی، مسلم بن ابراہیم الازدی اور ابو داؤد الطیالسی وغیرہم۔(۹)

۱۔ الفوائد البہیۃ: ۲۹ الکنی والالقاب: ۲/۱۸۷۔

۲۔ معجم المؤلفین: ۲/۳۵، ۳۔ الاعلام: ۱/۱۷۸۔

۴۔ تاریخ الادب العربی (عربی ترجمہ) ۳، ۲۵۹ ۵۔ فؤاد سزگین جی ایس ۱/۴۳۶۔

۶۔ الفوائد البہیۃ: ۲۹۔ ۷۔ کحالۃ: ۲/۳۵۔

۸۔ ان کے والد گرامی کی سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الفوائد البہیۃ: ۱۵۱، الجواہر المضیۃ: ۱/۴۰۰ (۱۱۰۸) ان دونوں کتابوں کے مصنفین نے ان کی تاریخ وفات بیان نہیں کی۔

۹۔ الوافی بالوفیات (مخطوطہ): ج ۶ ورقہ ۱۱۰ آ: (مطبوعہ): ۷/۲۶۶ (۳۲۳۳)، الجواہر (باقی آگے)

☆ الضرر یزال ☆ ضرر (نقصان) کا ازالہ کیاجائے گا ☆

اجمالی سیرت:

تذکرہ نگاروں نے ان کی اس قدر شہرت کے باوجود ان کی ابتدائی زندگی کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا، البتہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ امام خصاف کی وسعت علمی و تبحر اور امام ابوحنیفہ کے اجتہادات و مسلک پر کامل دسترس کی بناء پر انہیں اپنے ہم عصر خلفاء کے ہاں ایک اعلیٰ و ارفع مقام حاصل تھا، خلفاء ان کے مقام و مرتبہ کا اعتراف کرتے تھے اور اس بناء پر انہیں خلفاء کا قرب حاصل تھا، بایں ہمہ ان کا یہ رتبہ بے داغ نہ رہ سکا بلکہ مخالفین نے ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، بدخواہ حاشیہ برداروں نے اپنا کام کر دکھایا اور امام صاحب کو ان کے مرتبہ و مقام سے گرا کر چھوڑا، جس کی وجہ سے خلیفہ معتز کے دور میں عوام الناس ان پر حرف گیری کرنے لگے۔(۱) بعد میں جب مہتدی باللہ مسند خلافت پر فائز ہوا تو اس نے دوبارہ انہیں اپنا مقرب بنالیا، اس طرح ان کا سابقہ مقام بحال ہوگیا۔

ابن ندیم کہتے ہیں: امام خصاف ایک فقیہ، ماہر علم الفرائض، حساب دان اور حنفی فقہاء کی آراء واجتہادات سے آگاہ تھے اور خلیفہ مہتدی باللہ کے مقرب تھے۔(۲)

جب خلیفہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بحال ہوا تو بدخواہ حاشیہ برداروں کی کارستانیاں بھی عود کر آئیں، انہوں نے ان پر بہتان و افتراء کے وار کئے، فتنہ خلق قرآن (جس کو معتزلہ اور ان کے حامیوں نے شروع کیا تھا) کے ظہور کے بعد کسی شخص کے بارے میں کچھ کہنا آسان ہوگیا تھا، یہ امر شاید حقیقت پر مبنی ہے کہ قاضی احمد بن ابی داؤد(۳) نے عوام الناس کو اکثر علماء کے خلاف بھڑکانے

(بقیہ) المضیۃ: ۱/ ۸۷۔۸۸ (۱۶۱)، الفوائد البہیۃ: ص ۲۹، تاج التراجم: ص ۷ (۱۲)، الطبقات السنیۃ: ۱/ ۴۸۴ (۲۷۲)۔

۱۔ اس بارے میں دیکھئے تاریخ الرسل والملوک (الطبری) (مطبوعہ یورپ): ۳/ ۱۶۸۴، واقعات ۲۵۲ھ

۲۔ الفہرست: ۳۰۴۔

۳۔ ابوعبداللہ احمد بن ابی داؤد الایادی عباسی خلفاء معتصم، واثق اور متوکل کے دور میں قاضی القضاۃ تھے، مسلکاً معتزلی تھے، ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: تاریخ بغداد/ ۴/ ۱۴۱۔ ۱۵۶ (۱۸۲۵) وفیات الاعیان: ۱/ ۶۳۔ ۷۵ (۳۱)، الفہرست: ۲۵۳۔ ۲۵۴، البدایۃ والنہایۃ: ۱۰/ ۳۱۹، میزان الاعتدال: ۱/ ۹۷، لسان المیزان: ۱/ ۱۷۱، النجوم الزاہرۃ: ۲/ ۳۰۰، اخبار القضاۃ: ۳/ ۱۹۱، ۲۷۵، ۲۸۰، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۴، ۳۰۲، ۳۲۴، اخبار قضاۃ بغداد وحکامھا (ابراہیم الدروبی): ص ۳۸ (۲۴)

اور ان پر جھمیت (۱) کی تہمت لگانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ بالخصوص ان دنوں میں جب قاضی ابن ابی داؤد نے اپنے اس مسلک کا اعلان کیا اور بادشاہ کو مسئلہ خلق قرآن کے سلسلے میں عوام الناس اور قاضیوں کو ابتلاء و آزمائش میں ڈالنے کے لئے برانگیختہ کیا۔ (۲)

جب ابن ابی داؤد کی وفات کے بعد معتزلہ کا سایہ ذرا ماند پڑ گیا تو لوگوں نے ہر اس شخص پر الزام عائد کرنے اور اس پر بہتان سازی کا سلسلہ شروع کر دیا جس سے وہ نالاں تھے، اس موقع پر امام خصاف بھی نہ بچ سکے، لوگوں نے ان کی بھی ایذا رسانی کی، انہوں نے یہاں تک کہا: یہ صاحب ابن ابی داؤد کی حکومت کو فروغ دینے والے اور جھمیہ کے پیش رو ہیں۔ (۳) مگر یہ ایک ایسا امر ہے جو قطعی طور پر کسی کے نزدیک بھی ثابت نہیں۔

خلیفہ مہتدی باللہ کو جب ۲۵۶ھ میں قتل کر دیا گیا تو امام خصاف کا مال و اسباب بھی لوٹ لیا گیا۔ (۴) ابن ندیم کہتے ہیں: امام خصاف نے خلیفہ مہتدی کے لئے کتاب الخراج تصنیف کی تھی، جب خلیفہ کا قتل ہوا تو امام خصاف بھی لوٹ مار کا شکار ہوئے، جن میں ان کی کچھ کتابیں بھی ضائع ہو گئیں ان میں ان کی کتاب المناسک بھی تھی جو لوگوں تک نہ پہنچ سکی۔ (۵)

امام خصاف نے اپنی بقیہ زندگی شاندار اوصاف (ظاہری و باطنی) کے ساتھ گزاری، جو تقویٰ اور دین الٰہی کی حفاظت میں صرف ہوئی، ان کے بارے میں مؤرخین یہ بیان کرتے ہیں:

۱۔ شہرستانی کہتے ہیں کہ جھمیہ وہ ہیں جو جہم بن صفوان کے پیروکار ہیں جو جبریہ کے تعلق رکھتے ہیں اور صفات ازلیہ کا انکار کرنے میں معتزلہ کے ہم مسلک ہیں، البتہ بعض نظریات میں وہ معتزلہ سے آگے ہیں، ان کا ایک نظریہ یہ ہے کہ باری تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کرنا جائز نہیں جو اس کی مخلوق کے ساتھ متصف ہو۔ اس لئے کہ اس طرح تشبیہ لازم آئے گی، اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت حی اور عالم کا انکار کر دیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے قادر، فاعل اور خالق ہونے کی صفت کو ثابت کیا، اس لئے کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ان اوصاف کے ساتھ متصف نہیں، دیکھئے: الملل والنحل: ۱/۸۶۔۸۷۔

۲۔ تاریخ بغداد: ۴/۱۴۲، اخبار القضاۃ: ۳/۲۹۱، ۲۹۴۔

۳۔ الفہرست: ۳۰۴۔ ۴۔ تاریخ الخلفاء (سیوطی): ۳۶۳۔

۵۔ الفہرست: ۳۰۴۔

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً☆

امام خصاف کا تقویٰ اور دینی معاملات میں ان کی احتیاط:

ابن نجار کہتے ہیں: بعض ائمہ نے بیان کیا ہے کہ امام خصاف ایک زاہد و پرہیزگار شخص تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے(۱)، وہ فرماتے ہیں: میں نے ابو سہل محمد بن عمر سے سنا جو بلغ کے ایک شیخ کے حوالہ سے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں:

جب میں بغداد گیا تو وہاں ایک شخص پل پر کھڑے ہو کر تین دن تک یہ منادی کرتا رہا لوگو! قاضی احمد بن عمر خصاف سے فلاں مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فلاں جواب دیا جو غلط ہے، حالانکہ اس مسئلے کا یہ جواب ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنا رحم فرمائے جو مستفتی تک یہ بات پہنچا دے۔(۲) (یہ شخص خود امام خصاف تھے)۔ (مترجم)

تمیمی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری بھی یہی رائے ہے کہ علماء کو ایسا ہی ہونا چاہئے اور انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح دینی معاملات میں احتیاط برتیں اور اللہ کے بندوں کو نصیحت کریں، انہیں ہمارے اس دور کے ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہئے جن کے پیش نظر صرف علمی تفاخر و تکبر اور اپنی قوت وغلبہ کا اظہار ہوتا ہے، جب کوئی شخص بحث ومناظرہ میں اپنے مدمقابل پر غالب آجاتا ہے تو کوئی بھی یہ نہیں سوچتا کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر، نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔(۳)

فقہ واجتہاد میں امام خصاف کا مقام ومرتبہ:

شمس الائمہ امام حلوانی فرماتے ہیں: امام خصاف کا فقہ میں بہت بڑا مقام ہے، یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کی پیروی کرنا صحیح ہے۔(۴)

۱۔ الوافی بالوفیات (مخطوط): ورقہ ۱۱۰ آ، (مطبوعہ): ۷۔ ۲۶۷، الفوائد البہیۃ: ۲۹، الطبقات السنیۃ: ۱/ ۴۸۵، الجواہر المضیۃ: ۱/ ۸۸، تاج التراجم: ۷، طبقات اصحاب الحنفیۃ (ابن حنائی): ورقہ ۱۳ ب، طبقات الفقہاء المنسوب لطاش کبریٰ زادہ: ۴۴، حاشیۃ کتاب الانساب (المعلمی الیمانی) ص ۱۵۰، ج ۵

۲۔ سابقہ حوالے۔ ۳۔ الطبقات السنیۃ: ۱/ ۴۸۵۔

۴۔ الجواہر المضیۃ: ۱/ ۸۸، الطبقات السنیۃ: ۱/ ۴۸۵، طبقات اصحاب الحنفیۃ (ابن حنائی) ورقہ ۱۴ آ، طبقات الفقہاء (المنسوب لطاش کبری زادہ): ۴۵، الفوائد البہیۃ: ۳۰۔

☆ جلبِ مصلحت کی نسبت مفاسد کو دور کرنا زیادہ بہتر ہے ☆

علامہ شمس الدین احمد المعروف ابن کمال پاشا نے ان کو فقہاء و مجتہدین کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے، یہ طبقہ مجتہدین ان مسائل میں اجتہاد کرتا ہے جن میں کسی مقتدا و امام کی کوئی روایت نہ بیان ہوئی ہو۔(۱)

کفوی نے امام خصاف کو دوسرے طبقہ میں شمار کیا ہے جس کو انہوں نے متاخرین اکابر احناف کے طبقے کا نام دیا ہے، یہ حضرات ان مسائل میں اجتہاد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن میں اس مکتب فکر کے بانی سے کوئی روایت مروی نہ ہو۔(۲)

امام ابوبکر خصاف نے فقہاء حنفیہ کے عظیم الشان گروہ میں ایک بہت بڑا مقام پایا ہے، اس لئے کہ ان کو فقہ پر کامل دسترس اور صلاحیت حاصل تھی، یہی وجہ ہے کہ ان کے بعد میں آنے والے فقہاء ان سے زیادہ سے زیادہ نقل کرتے رہے ہیں اور اپنی کتابوں میں ان کی آراء کو جگہ دی ہے، جیسا کہ آگے بیان کیا جارہا ہے۔

امام خصاف کی تصانیف:

امام خصاف نے اپنے پیچھے بہترین کتب چھوڑی ہیں جو ایک فقہی ذخیرہ اور فکر انگیز علمی ورثہ ہے، ان میں سے بعض کتابیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ احکام الاوقاف (۳)

یہ کتاب عظیم الشان اور ایک عمدہ علمی ورثہ ہے، مصنف نے اس انداز سے اس کو تصنیف

۱۔ طبقات المجتہدین (مخطوط، مکتبۃ الدراسات العلیا، جامعہ بغداد): ورقہ ۱۳ آ، معجم المصنفین (تونکی) ۱/۱۵۵، طبقات اصحاب الحنفیۃ (ابن حنائی): ورقہ ۱۴ آ، طبقات الفقہاء (المنسوب لطاش کبری زادہ): ص ۸۔

۲۔ معجم المصنفین (تونکی): ۱/۱۵۶۔۱۵۷۔

۳۔ اس کتاب کے بارے میں مزید دیکھئے کشف الظنون: ۱/۲۱، حاجی خلیفہ نے ایک جگہ یہی نام دیا ہے، دوسری جگہ وہ کتاب الاوقاف کا نام دیئے ہیں: ۲/۱۴۰۰، مفتاح السعادۃ میں ایک جگہ کتاب الوقف اور دوسری جگہ کتاب احکام الوقف کا نام دیا گیا ہے۔ ۲/۲۷۶۔ ۲۷۷ الفہرست میں اس کتاب کا نام احکام الوقوف دیا گیا ہے: ۳۰۵، بروکلمان نے احکام الوقف کہا ہے: تاریخ الادب العربی (باقی آگے)

کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں انہوں نے ہر وہ مسئلہ بیان کیا ہے جس سے لوگوں کی علمی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور علم کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں، وقف کے احکام کی پوری تفصیل بیان کی ہے اور وقف کے بارے میں کوئی ایسا دقیق مسئلہ نہیں چھوڑا جس کو انہوں نے بیان نہ کیا ہو۔ انہوں نے اس تمام چھوٹے اور بڑے مسائل کا احاطہ کیا ہے، اس طرح یہ کتاب اپنے موضوع پر یکتا حیثیت رکھتی ہے۔(۱)

امام خصاف نے اس کتاب کو ابواب کی صورت میں مرتب کیا ہے، مثلاً انہوں نے ان روایات کو بیان کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کے بارے میں ہیں، پھر ان روایات کو بیان کیا ہے جو خلفاء راشدین و دیگر صحابہ کرام وتابعین کے صدقات کے بارے میں ہیں۔ اسی طرح کسی شخص کو وقف کرنا، وقف کی شرائط اور میعادی وقوف و دیگر مسائل کو بیان کیا ہے۔

وقف کے احکام کے بارے میں جو دو کتابیں مشہور ہوئیں ان میں سے ایک یہی کتاب ہے۔(۲) دوسری امام ہلال بن یحییٰ البصری الحنفی (متوفی ۲۴۵ھ) کی تصنیف کردہ کتاب احکام الوقف(۳) ہے۔ امام قاضی ابومحمد عبداللہ بن حسین الناصحی الحنفی (متوفی ۴۴۷ھ) نے ان دنوں کتابوں کا خلاصہ کیا تھا اور مضامین کے مطابق مرتب کر کے اس کو ''فتح باری الالطاف بجدول طبقات مستحق الاوقاف الموافق لنص ہلال والخصاف'' کا نام دیا(۴)، محمود بن احمد القونوی (متوفی ۷۷۱ھ) نے

بقیہ: (عربی ترجمہ)، ۳/۲۵۹، فؤاد سزگین نے احکام الاوقاف کا نام دیا ہے: جی ایس ۱/۴۳۶، میخائیل عواد، اقدم المخطوطات فی خزانۃ الاوقاف، مجلہ سومرج ۲ اپریل ۱۹۴۸، ص ۲۳۲، الطبقات السنیۃ: ۱/۴۸۵ اس میں اس کا نام احکام الوقف ہے، الکشاف عن مخطوطات خزائن کتب الاوقاف ص ۸۲، فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف العامۃ: ۱/۵۷۷، فہرست المخطوطات المصورۃ ۱/۲۵۴، اس میں اس کا نام احکام الوقوف والصدقات ہے۔

۱۔ مقدمہ کتاب احکام الاوقاف (مطبوعہ)۔ ۲۔ کشف الظنون: ۱/۲۱، ۲/۱۴۰۰۔

۳۔ الجواہر المضیۃ: ۱/۲۷۵، اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں، دیکھئے: تاریخ الادب العربی (بروکلمان): ۳ ۲۵۹: فہرست المخطوطات المصورۃ: ۱/ ۲۵۹: (۴۰) حنفی۔

۴۔ دیکھئے:

F.E. Karatay, and 0, Reser : Top Kape Sarayi Muzesi Kutuphanesi, 2/595. W. Ahlwardt : 4/360.

اس میں سے انتخاب کر کے الگ کتابی شکل دی(۱)، پھر شیخ برہان الدین ابراہیم بن موسیٰ الطرابلسی الحنفی (متوفی ۹۲۲ھ) نے مذکورہ دونوں کتابوں کا خلاصہ تیار کر کے "الاسعاف فی احکام الاوقاف" کا نام دیا، اس میں انہوں نے ہلال اور امام خصاف کی دونوں کتابوں کو یکجا کر دیا۔(۲)، اس کتاب کا قلمی نسخہ موجود ہے۔(۳)

امام خصاف کی تصنیف کردہ اس کتاب الاوقاف کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکناف عالم میں اس کے قلمی نسخے پھیلے ہوئے ہیں۔(۴) محکمہ اوقاف مصر نے اس کتاب کو اس صدی کے اوائل یعنی ۱۹۰۴ء ۱۳۲۲ھ میں زیور طبع سے آراستہ کرا دیا تھا(۵)، فتاویٰ ہندیہ کے مرتبین نے بھی کئی مقامات پر اس سے استفادہ کیا ہے۔(۶)

۱۔ دیکھئے: تاریخ الادب العربی (بروکلمان): ۳/۲۵۹۔

۲۔ کشف الظنون: ۱/۸۵۔

۳۔ دیکھئے:

Ph. K. Hitti and Kurhers: Descriptive catalog of the Garrett Collection of Arabic manuscripts in the Prenceton University Library: 558-559. No. 1878.

مزید دیکھئے: فہرست دارالکتب ۳/۵، ۷/۱۰، فہرست المخطوطات المصورۃ: ۱/۲۵۵ (۱۱)۔

۴۔ قلمی نسخے کے بارے میں دیکھئے: تاریخ الادب العربی (بروکلمان): ۳/۲۵۹، دفتر کتب خانہ عاشر آفندی، ص ۲۰ (۲۹۵)، فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقات۔

۱/۵۷۷، الکشاف: ۸۲، فہرس المخطوطات المصورۃ: ۱/۲۵۴ (۳) حنفی۔

مزید دیکھئے:

F.E. Karatay, Top Kape 2/389 No.: 3436, 3437, F.S.: G.S. 1/436.

فہرست المکتبۃ الازہریۃ: ۲/۹۳۔۹۴، اس میں اس کتاب کے ۶ قلمی نسخوں کا ذکر ہے، فہرس الکتب (دارالکتب المصریۃ): ۱/۳۹۹۔

۵۔ کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ بغداد یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ عمدہ طباعت ہے اور ۳۵۶ صفحات پر مشتمل ہے، مزید دیکھئے: معجم المطبوعات العربیۃ والمصریۃ: ۸۲۴۔

۶۔ بطور مثال دیکھئے: ۲/۴۴۰، ۴۴۵، ۴۵۳۔

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی ☆

۲۔ کتاب ادب القاضی:

ہم نے اس کتاب کی شرح پر تحقیق و تدقیق کا کام کیا ہے، اس کے بارے میں ہم الگ تیسری فصل میں تفصیل بیان کریں گے۔

۳۔ کتاب الحیل:

''علم الحیل'' فقہ کے موضوعات میں سے ایک مستقل موضوع ہے بلکہ علم الفرائض کی طرح ایک باقاعدہ فن ہے جیسا کہ حاجی خلیفہ نے کہا ہے(۱)، اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسی راہوں اور وسائل کو وجود میں لایا جائے جس سے تکلیف دور ہو جائے اور اس میں حق کو باطل کرنا اور باطل کو صحیح ثابت کرنا بھی نہ ہو، بیشتر قلمی نسخوں میں کتاب الحیل کو الحیل والمخارج کا نام دیا گیا ہے، الطبقات السنیۃ میں اس کا نام کتاب الحیل غلط دیا گیا ہے۔(۲)

اس کتاب کے بہت قلمی نسخے برائن، قاہرہ، اسکندریہ اور استنبول میں موجود ہیں(۳) یہ کتاب دو دفعہ چھپ چکی ہے، ایک دفعہ ۱۳۱۴ھ میں قاہرہ میں چھپی ہے۔(۴) اور اس کا عنوان یہ ہے ''کتاب الخصاف فی الحیل'' کل ۱۲۹ صفحات ہیں، دوسری دفعہ ۱۹۲۳ء میں یوسف شاخت نے ہانوور سے لیتھو پر شائع کرائی ہے، اور اس کے ساتھ جرمن ترجمہ بھی ہے۔(۵)

مصنف نے اس کتاب کا آغاز ان احادیث و آثار سے کیا ہے جو ایسے طرق و وسائل کو وجود میں لانے کے بارے میں ہیں جن میں خلاف شرع کوئی امر نہ ہو، انہوں نے کتاب کے فقہی ابواب باندھے ہیں اور ہر باب میں ان مسائل کو بیان کیا ہے جن میں کوئی شرعی توجیہ ہو سکتی ہو۔

حاجی خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ اس کتاب کی کئی شروح ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ کشف الظنون: ۱/۶۹۵، معجم المصنفین (تونکی): ۱/۲۱۱۔

۲۔ الطبقات السنیۃ: ۱/۴۸۵۔

۳۔ بروکلمان: ۱/۲۶۰، فؤاد سزگین: ۱/۴۳۸، فہرست برلن: ۴/۳۴۴۔ ۳۴۵ (الوارد) فہرست مکتبۃ الازہریۃ: ۲/۱۴۶، فہرست مکتبۃ بلدیہ اسکندریۃ: ص ۲۳۔

۴۔ معجم المطبوعات: ۸۲۴۔

۵۔ جامع التصانیف الحدیثۃ از ۱۹۲۰ تا ۱۹۲۶/ ۱۳۳۹ تا ۱۳۴۵، ص ۸۸ (۷۷۶)، بروکلمان: ۱/۲۶۰۔

شرح شمس الائمہ امام حلوانی، شرح شمس الائمۃ امام سرخسی، شرح امام خواہرزادہ(۱)۔

دیگر حضرات نے بھی اس کے خلاصے لکھے ہیں۔(۲) فتاویٰ قاضی خان میں اس کا ذکر موجود ہے۔(۳) فہرست نوادر المخطوطات العربیہ از ڈاکٹر رمضان ششن (مطبوعہ بیروت ۱۹۷۵ء) میں اس کتاب کے تین قلمی نسخوں کا ذکر کیا گیا ہے، ایک نسخہ لائبریری مناجلی میں: ۳۔۵۷ یہ نسخہ ۸۶۲ھ میں تحریر کیا گیا۔ (از ۱۴۲ا ب تا ۱۶۷ ب)، دوسرا نسخہ کتابخانہ وحید پاشا میں: ۹۶، اس کے کل ۱۳۷ اوراق ہیں، (یہ نسخہ ۹۷۰ھ میں تحریر کیا گیا) اور تیسرا نسخہ سلیمیہ لائبریری میں: ۲/ ۳۲۷، از ۶۲ آ تا ۱۱۳ آ، یہ نسخہ دسویں صدی ہجری میں تحریر کیا گیا۔

۴۔ کتاب الشروط الکبیر

۵۔ والشروط الصغیر:

"علم الشروط والسجلات" ان احکام و فیصلہ جات سے بحث کرتا ہے جن کو قاضی ضبط تحریر میں لاچکے ہوں اور جن کو فیصلوں کی بنیاد بنانا صحیح ہو، اس کا موضوع یہ ہے کہ احکام و فیصلہ جات کس انداز سے تحریر کئے جائیں؟ اس کے بعض اصول وقواعد فقہ سے، بعض علم الانشاء سے اور بعض رسم و رواج اور عادات اور استحسانی امور سے ماخوذ ہیں، چونکہ اس کے مفاہیم ومعانی کی ترتیب شرعی قوانین کے مطابق ہے اس لحاظ سے اس علم کا تعلق فقہ کے فروغ سے ہے، اور پھر چونکہ اس علم میں عبارت آرائی سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لحاظ سے اس کا تعلق علم ادب کے فروع کے ساتھ بھی ہے۔(۴)

قدیم تذکرہ نگاروں نے مصنف کی ان دو کتابوں کا ذکر کیا ہے(۵) اور دیگر سب تذکرہ نگاروں نے بھی ان دو کتب کا ذکر کیا ہے مگر حاجی خلیفہ نے ان کتب کا کوئی ذکر نہیں کیا، انہوں نے علم الشروط والسجلات میں مصنفین کا ذکر کرنے کے بعد صرف یہی کہا ہے: اس موضوع پر ابوبکر احمد بن علی (کذا) المعروف خصاف حنفی کی کتاب بھی ہے(۶) لیکن کحالۃ نے بھی ان دو کتب کا ذکر نہیں کیا۔(۷)

۱۔ کشف الظنون: ۱/ ۶۹۵۔
۲۔ بروکلمان: ۳/ ۲۶۰ بحوالہ سزگین: ۱/ ۴۳۸۔
۳۔ ۲/ ۳۶۸۔
۴۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۰۴۶۔
۵۔ الفہرست: ۳۰۴۔
۶۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۰۴۶۔
۷۔ معجم المؤلفین: ۲/ ۳۵۔

۶۔ کتاب الرضاع:

حاجی خلیفہ نے ابو اسحاق شیرازی وغیرہ کی متابعت میں اس کتاب کو یہی نام دیا ہے(۱) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ مراد ملا (استنبول) کی لائبریری میں موجود ہے۔(۲) بسلسلہ مجموعہ قلمی نسخے تا ھ۔(۳)

۷۔ کتاب الاقالۃ:

یہ ایک رسالہ ہے، ابن ندیم (۴) اور تمیمی (۵) نے اس کا ذکر نہیں کیا، دیگر تذکرہ نگاروں نے بھی اس رسالہ کا کوئی ذکر نہیں کیا، صرف حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔(۶)

برلن میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔(۷) اگرچہ بروکلمان اور سزگین نے زیادہ سے زیادہ برلن کی فہرست پر اعتماد کیا ہے مگر انہوں نے بھی اس رسالہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

۸۔ کتاب المحاضر والسجلات:

سب قدیم تذکرہ نگاروں نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔(۸) مگر جدید کتب و فہرستوں میں اس کتاب کا نام نہیں ہے، یہ تو واضح ہے کہ یہ کتاب مصنف کی کتب الشروط الصغیر والکبیر کے علاوہ ہے، اس قسم کی کتب میں ان مقدمات کو مدون کیا جاتا تھا جو وقوع پذیر ہو چکے ہوں۔

۹۔ کتاب الخراج:

امام خصاف نے یہ کتاب خلیفہ مہتدی باللہ کیلئے تصنیف کی تھی، ابن ندیم(۹) اور دیگر

۱۔ کشف الظنون:۲/۱۴۲۰، طبقات الفقہاء:۱۱۸۔
۲۔ دفتری کتب خانہ داماد زادہ قاضی عسکر ملا مراد:۱۳۱۔
۳۔ سزگین:۱/۴۳۸۔ ۴۔ الفہرست:۳۰۴۔۳۰۵۔
۵۔ الطبقات السنیۃ:۱/۴۸۵۔ ۶۔ کشف الظنون:۲/۱۳۹۵۔
۷۔ الوارد:۴/۳۷۰ (۵۰۲۵۔۲۹)۔
۸۔ الفہرست:۳۰۴، الجواہر المضیۃ:۱/۱۱، الفوائد البہیۃ:۲۹، الطبقات السنیۃ:۱/۴۸۵۔ الوافی بالوفیات (مخطوطہ): ج ۶ آ۱۱۰ (مطبوعہ):۷/۲۶۷۔ ۹۔ ابن ندیم:۳۰۴۔

تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر کیا ہے، یہ کتاب ناپید ہوچکی ہے۔

۱۰۔ کتاب فی المناسک :

اس کتاب کا شمار بھی مصنف کی ان کتب میں ہوتا ہے جو ناپید ہیں۔ ابن ندیم نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کتاب لوٹ مار کا شکار ہوگئی تھی اور لوگوں تک نہ پہنچ سکی۔(۱)

۱۱۔ کتاب النفقات :

بعض مآخذ میں اس کتاب کا نام النفقات علی الاقارب دیا گیا ہے، ابن ندیم نے اس کے دو الگ نام دیئے ہیں(۲) شاید یہ دو کتابیں ہیں۔

دیگر تذکرہ نگاروں نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے مگر حاجی خلیفہ نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا، انہوں نے صرف کتاب النفقات از صدر الشہید کے ذکر پر اکتفاء کیا۔(۳) حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ صدر الشہید کی کتاب اس کتاب کی شرح ہے، کیونکہ امام خصاف کی اس کتاب النفقات کی بہت سے فقہاء نے شروح لکھی ہیں مگر ان میں حسام الدین الصدر الشہید کی شرح سب سے زیادہ مشہور ہوئی، ہم تصنیفات صدر الشہید کے ضمن میں اس کو بیان کریں گے۔

فہرست نوادر المخطوطات العربیۃ میں اس کے دو قلمی نسخوں کا ذکر کیا گیا ہے، ایک نسخہ کو بریلی لائبریری (استنبول) میں : ۶۸۹ (۲۲۷آ تا ۲۴۵ب)، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری خط سے منتقل کر کے لکھا گیا ہے، اور دوسرا نسخہ لائبریری شہید علی پاشا میں :۱۰۶۱، ۹۸آ تا ۱۱۶ب، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں تحریر کیا گیا۔

۱۲۔ کتاب اقرار الورثۃ بعضھم لبعض :

مصنف کی یہ کتاب بھی اب ناپید ہے۔

۱۔ الفہرست :۳۰۴۔

۲۔ الفہرست : ۳۰۴، ۳۰۵، الصفدی نے الوافی (قلمی نسخہ) ۶/۱۱۰) میں دو جگہ پر کتاب النفقات کہا ہے۔ اور مطبوعہ نسخہ میں ایک جگہ کتاب النفقات اور دوسری جگہ کتاب العصیر نام استعمال کیا گیا ہے : ۷/۲۶۷۔

۳۔ کشف الظنون :۲/۱۹۷۰۔

۱۳۔ کتاب العصیر واحکامہ:

اس کتاب کا نام ''' کتاب العصیر واحکامہ وحسابہ'' بھی ہے، مگر الفوائد البہیۃ میں اس کا نام کتاب القصر غلط دیا گیا ہے(۱) اور طبقات الفقہاء (طاش کبریٰ زادہ) میں بھی اس کو کتاب الصغیرو احکامہ کے غلط نام سے موسوم کیا گیا ہے۔(۲)

۱۴۔ کتاب ذرع الکعبۃ والمسجد والقبر:

مصنف الفوائد البہیۃ نے اس کتاب کا یہ عنوان دیا ہے: کتاب المسجد والقبر (۳) تمیمی نے یہ عنوان دیا ہے کتاب ذرع الکعبۃ والمسجد الحرام والقبر (۴)، زرکلی نے اس کو درع الکعبۃ (دال کے ساتھ جو غلط ہے) کا نام دیا ہے۔(۵) حاجی خلیفہ نے صرف ذرع الکعبۃ پر اکتفاء کیا ہے۔(۶) یہ کتاب بھی ناپید ہے۔

۱۵۔ کتاب الوصایا:

حاجی خلیفہ نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا مگر امام خصاف کے دیگر تذکرہ نگاروں نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کا قلمی نسخہ استنبول میں موجود ہے۔(۷)

۱۶۔ کتاب فتاویٰ الخصاف فی الوقف:

موصل کے مدرسہ جامع (پاشا الحاج حسین پاشا الجلیلی مرحوم) کی لائبریری میں موجود قلمی نسخہ میں یہی عنوان دیا گیا ہے۔(۸)

۱۔ الفوائد البہیۃ: ۲۹۔
۲۔ طبقات الفقہاء: ۴۴۔
۳۔ الفوائد البہیۃ: ۲۹۔
۴۔ الطبقات السنیۃ: ۱/۲۸۵۔
۵۔ الاعلام: ۱/۱۷۸۔
۶۔ کشف الظنون: ۲/۱۴۱۹۔
۷۔ دیکھئے:
Mehmed Ali Kirboga (Alta li) Karman da Mukim Kamus ul Kutub Ve Mevzuatil muellefat (Konya 1974) 1/68.
۸۔ دیکھئے: داؤد جلبی: مخطوطات موصل ص ۶۳ (۲۰۰)، لائبریری حسن پاشا الجلیلی کی فہرست مخطوطات میں اس مخطوطات میں اس مخطوطہ کا کوئی ذکر نہیں، اس فہرست کو پروفیسر سالم عبدالرزاق احمد نے مرتب کیا تھا اور اس کو یہ عنوان دیا: فہرست مخطوطات لائبریری محکمہ اوقاف موصل۔

☆ الضرر لا یزال بالضرر نقصان کا ازالہ نقصان سے نہیں کیا جائے گا ☆

ممکن ہے یہ کتاب امام خصاف کی کتاب احکام الاوقاف (جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) کے کسی حصہ کا کوئی قلمی نسخہ ہو۔

۱۷۔ کتاب الخصال:

ہدیۃ العارفین میں اس کتاب کو امام خصاف کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔(۱)

میرا (محقق کا) خیال ہے کہ یہ کتاب امام خصاف کی تصنیف کردہ نہیں، بلکہ اس کے مصنف ابوبکر احمد بن عمر بن یوسف الخفاف الشافعی ہیں۔(۲) غالباً یہ صرف نام و ہم لقب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے۔(۳)

مغربی فکر و فلسفہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

ماہنامہ ساحل کراچی میں پڑھیے.......... شمارہ جنوری ۲۰۰۵

ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کے چند فکر انگیز مضامین

سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام کیا ہے؟

سرمایہ دارانہ شخصیت کے اجزائے ترکیبی

مغرب اور اسلام کا تصور خیر اور حق

فلسفہ جمہوریت کا محاکمہ، مغربی استعمار اور امت مسلمہ کی ذمہ داری

۱۔ ہدیۃ العارفین: ۱/۴۹۔

۲۔ حالاتِ زندگی کے لئے دیکھئے: طبقات الشیرازی: ۹۳، طبقات ابن ہدایۃ اللہ: ۲۴، طبقات الاسنوی، ۱/۴۶۴۔۴۶۵ (۴۱۸)۔

۳۔ اس غلط فہمی کا یہ نتیجہ ہے کہ امام خصاف کے حالاتِ زندگی کے ضمن میں فؤاد سزگین (۱/۴۳۶)، کحالۃ (معجم المؤلفین ۲/۳۵) اور محقق الطبقات السنیۃ (حاشیۃ ۱/۴۸۴) نے ابن ہدایۃ اللہ (طبقات ابن ہدایۃ) صفحہ ۲۴ کا حوالہ دیا ہے۔ طبقات ابن ہدایۃ میں یہ خفاف ہیں، امام خصاف نہیں۔

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆